یونیورسٹیز اور کالجز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

سات بجے طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست شروع ہوئی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ سکینہ وجاہت صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ نائلہ انور صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد "علم کی فرضیت" کے حوالہ سے عزیزہ ثنا خان صاحبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی۔ جس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ ثانیہ ناصر صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ ثنا شاہ رحمٰن صاحبہ نے "قرآن کریم کی رُو سے حضرت موسیٰ کے زمانے کے فرعون" کے عنوان پر ایک پریزنٹیشن دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ کینیڈا میں ہر سال ستمبر کے مہینہ میں سائنس کے علوم کی ترویج کے لئے مختلف تقریبات کی جاتی ہیں۔ اس سال جماعت احمدیہ کینیڈا کے پچاس سالہ جوبلی کی وجہ سے جماعت نے بھی "سائنس اور قرآن کریم" پر نمائش منعقد کی۔ اس میں سے دو عناوین پیش خدمت ہیں۔

☆ **پہلا عنوان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں فرعون کے بارہ میں ہے۔** حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قوم کو فرعون کی ظالمانہ حکومت سے نجات دلانے کے لئے ہجرت کرنے کو کہا۔ جس کی مخالفت میں فرعون اور اس کے ساتھیوں نے آپ علیہ السلام کا تعاقب کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کو تو بچالیا مگر فرعون کو غرق کر دیا۔

تاریخ دان کہتے ہیں کہ یہ فرعون (Ramesses II) 1279BC تا 1300BC یا اس کا بیٹا Merneptah (چار سال کا دور تھا) ہوگا۔ ان دونوں کی mummies 1881 اور 1898 میں بالترتیب دریافت ہوئیں۔ ان دونوں کی mummies قاہرہ کے میوزیم میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پندرہ سو سال پہلے بتادیا تھا کہ فرعون کا جسم محفوظ رہے گا۔ قرآن کریم کے علاوہ یہ بات کسی اور کتاب میں نہیں پائی جاتی۔ اس کا ذکر قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 93 میں آیا ہے۔ "پس آج کے دن ہم تجھے تیرے بدن کے ساتھ نجات بخشیں گے تا کہ تُو اپنے بعد آنے والوں کے لئے ایک عبرت بن جائے۔"

1975ء میں ایک فرانسیسی ڈاکٹر Maurice Bucaille نے ایک تحقیق کی اور ثابت کیا کہ Merneptah کی موت طبعی موت نہیں تھی بلکہ وہ ڈوب کر مرا تھا۔ اس وقت اس کو قرآن کریم کی اس پیشگوئی کا کوئی علم نہیں تھا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں یہ پیشگوئی تھی تو اس نے عربی زبان سیکھی اور بعد میں وہ مسلمان ہوگیا۔ 1976ء میں اس ڈاکٹر نے ایک کتاب The Bible, The Quran and Science لکھی۔ جس میں اس نے ثابت کیا کہ قرآن اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے جبکہ بائبل میں تضاد پایا جاتا ہے۔

☆ **بعد ازاں دوسری presentation نائلہ چوہدری صاحبہ نے قرآن کریم میں دو سمندروں کے ملائے جانے کی پیشگوئی کے بارے میں پیش کی۔** موصوفہ نے بتایا کہ قرآن کریم میں سورۃ الرحمٰن کی آیات 20-21 اس پیشگوئی کا اس طرح ذکر ہے کہ "وہ دو سمندروں کو ملادے گا جو بڑھ بڑھ کر ایک دوسرے سے ملیں گے۔ (سرِدست) اُن کے درمیان ایک روک ہے (جس سے) وہ تجاوز نہیں کرسکتے۔"

اس نئے دور میں بالکل ایسا ہی ہوا کہ دو سمندروں کو ملایا گیا۔ 1859 سے 1869 کے دوران سوئز کنال Suez Canal اور 1903 تا 1914 کے دوران Panama Canal کے بننے سے دنیا نے سمندروں کو ملتے دیکھا۔ اس طرح قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ سورۃ الفرقان کی آیت 54 میں بھی فرماتا ہے کہ "اور وہی ہے جو دو سمندروں کو ملادے گا۔ یہ بہت میٹھا اور یہ سخت کھارا (اور) کڑوا ہے اور اُس نے ان دونوں کے درمیان ایک روک اور جدائی ڈال رکھی ہے جو پاٹی نہیں جاسکتی۔"

جدید دور کی سائنس نے یہ دریافت کیا ہے کہ جہاں سمندر ملتے ہیں وہاں پر ایک روک اور جدائی پائی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں بیان شدہ حقیقت Mediterranean اور Atlantic کے جوڑ پر واضح طور پر پائی جاتی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآنی پیشگوئیاں بڑے واضح طور پر پوری ہوئی ہیں۔ پندرہ سو سال قبل آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں انسان ایسی باتیں سوچ بھی نہیں سکتا تھا جو قرآن کریم میں بیان کی گئی ہیں۔

☆ **اس کے بعد سدرہ حق صاحبہ نے جو یونیورسٹی آف سسکاچیوان میں دوسرے سال کی میڈیکل طالبہ ہیں دمہ (Asthma) پر تحقیق پیش کی۔**

موصوفہ نے بتایا کہ دمہ ہمارے پھیپھڑوں پر اثر کرتا ہے۔ دمہ بچوں میں زیادہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں بھی ہو جاتا ہے۔ 4 تا 11 سال کی عمر کے بچوں میں 16% فیصد بچوں کو دمہ ہوتا ہے جبکہ بڑوں میں 9% فیصد تک ہوتا ہے۔ کینیڈا میں تیس لاکھ لوگوں کو دمہ کی تکلیف ہوتی ہے اور ہر سال تقریباً اڑہائی سو افراد دمہ سے فوت ہو جاتے ہیں۔ دمہ میں سانس کی دشواری، سینہ کی تنگی اور صبح یا شام کو زیادہ کھانسی ہوتی ہے۔ اکثر اوقات اس کی وجہ معلوم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کا مکمل علاج معلوم ہے۔ اگرچہ ہم علامات کو دیکھ کر پرہیز کے ذریعہ اس کو بڑھنے سے بچا سکتے ہیں۔ اس کا وقتی علاج Puffers یا Nebulizers سے کیا جاتا ہے یا بعض دفعہ لمبے عرصہ تک کے لئے دوائیاں دی جاتی ہیں۔

دمہ کا سدّ باب ایک اور طریقہ سے بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق جن ماؤں نے حمل کے دوران Fish Oil کھایا تھا ان کے بچوں میں دمہ کی بیماری 63% کم تھی۔ ایک تحقیق کے مطابق Fast Food، موٹاپا، زیادہ نمکین کھانے اور ہر روز 5 گھنٹہ ٹی وی دیکھنے کی وجہ سے دمہ کی شکایت ہونے کا خدشہ زیادہ ہوتا ہے۔ جبکہ زیادہ پھل اور سبزیاں، وٹامن ای (E) اور سی (C)، اومیگا 3 Omega، فیٹی ایسڈ، میگنیشیم اور antioxidant کھانے کی وجہ سے دمہ میں بہت حد تک کمی واقع ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ گھر کی صفائی، پالتو جانور کو گھروں میں نہ رکھنے اور سگریٹ نوشی سے پرہیز دمہ ہونے سے بچاتا ہے۔ اس کے علاوہ تحقیق سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ پریشانی سے بچنے، ذہنی سکون، یوگا کرنے سے دمہ کی تکلیف سے بچا جاسکتا ہے۔ اسی طرح نماز کی وجہ سے بھی دمہ کی تکلیف سے بچا جاسکتا ہے۔

مجلس سوال و جواب

☆ **اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حال ہی میں کینیڈا میں physician assisted suicide کا قانون پاس ہوا ہے۔ ایک مسلمان کو اسلامی تعلیم کے مطابق کیا کرنا چاہیے؟**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر اس سے مراد mercy killing ہے تو پھر یہ خودکشی تو نہیں ہے بلکہ ڈاکٹر مارتا ہے۔ یہ یورپ اور بعض دوسرے ملکوں میں ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص لمبی بیماری میں ہے اور سخت تکلیف کاٹ رہا ہے اور اسے کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے تو مریض کہتا ہے کہ مجھے ماردو۔ تو ڈاکٹر رحم کے نام پر اسے مار دیتے ہیں۔ لیکن اسلام میں اس کی اجازت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جتنی زندگی دی ہے اور جب تک سانس ہے تو زندہ رہنا چاہئے۔ لیکن بلاوجہ زندگی کو لمبا کرنا بھی درست نہیں ہے۔ اگر کوئی قوما میں ہے تو بعض اوقات ڈاکٹرز Ventilator لگا کر اس کی زندگی کو لمبا کرتے ہیں۔ یہ زندگی تو ہے مگر کوالٹی آف لائف نہیں ہے۔ اس لئے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہہ دیتا ہوں کہ 48 گھنٹہ تک Ventilator لگا کر دیکھ لو۔ اس کے بعد اللہ کی مرضی ہے۔ لیکن از خود انجیکشن دے کر یا کسی اور طریق سے مارنا غیر انسانی (Inhumane) ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں بوڑھوں کو گھروں میں نہیں رکھتے اور تنگ آ کر اولڈ ہاؤس میں چھوڑ دیتے ہیں۔ جب ان کے بچے انہیں چڑ کر جواب دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ اچھا پھر ہمیں مار دو۔ اور کیا ہوسکتا ہے؟ ماں باپ کی خدمت کرنا ہماری روایت ہے کہ ماں باپ کی خدمت کرنے کا اگلے جہان میں ثواب ملے گا۔

☆ **بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک طالبہ سے دریافت فرمایا کہ وہ کس یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں اور کیا ان کی یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی پہلی دس یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے؟ نیز سسکاچوان میں کل کتنی یونیورسٹیز ہیں؟**

اس پر طالبہ نے عرض کیا کہ وہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پڑھ رہی ہیں جو ریٹنگ میں آخری نمبر پر آتی ہے۔ پہلی دس یونیورسٹیز میں زیادہ تر اونٹاریو میں ہیں۔

اس پر **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا** اگر یونیورسٹی آف سسکاچوان پہلی دس بہترین یونیورسٹیوں میں نہیں آتی تو اس یونیورسٹی کے ڈگری ہولڈرز کو جماعت کا میڈل نہیں ملنا چاہئے۔ ہم تو صرف پہلی دس یونیورسٹیوں کو ہی دیتے ہیں۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ سسکاچوان صوبہ میں دو یونیورسٹیز ہیں۔ ایک یونیورسٹی آف ریجائنا اور دوسری یونیورسٹی آف سسکاچیوان جو کہ سسکاٹون میں ہے۔ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں تقریباً سارے ڈیپارٹمنٹ ہیں مگر جرنلزم، آرکیٹیکچر اور سوشل ورک یونیورسٹی آف ریجائنا سے ہوتا ہے۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں پچیس ہزار کے قریب طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نیز اس یونیورسٹی سے ملحق کئی کالجز بھی ہیں جو چھوٹے شہروں میں ہیں اور بیچلر کی ڈگری دیتے ہیں۔

☆ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ایک اور طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں دس ہزار طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس کے ایک دو کالجز بھی ہیں لیکن خاص شعبے یونیورسٹی کے مین کیمپس میں ہیں اور زیادہ تر پروفیشنل پروگرامز بھی مین کیمپس میں ہوتے ہیں۔

☆ **ایک طالبہ نے عرض کیا کہ وہ سوشل ورک میں بیچلر کر**

رہی ہیں۔ کیا انہیں اس شعبہ میں ماسٹر کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: اگر وقت ہے تو کرلیں۔ لیکن اگر اچھا رشتہ ہو جائے تو شادی کرلیں۔ جب اچھا رشتہ نہیں آتا تو اس وقت تک پڑھائی کرلیں لیکن جب رشتہ آجائے تو شادی کرلیں۔

☆اس کے بعد ایک لجنہ ممبر نے عرض کیا کہ وہ Early Childhood Education میں ڈپلومہ کررہی ہیں اوران کی تین بیٹیاں ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا : بڑی اچھی بات ہے کہ ماں بیٹی اکٹھی ہی یونیورسٹی میں پڑھ رہی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر ایک طالبہ نے بتایا کہ یونیورسٹی آف سسکاچوان میں احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن موجود ہے۔ یہاں 35 لڑکیاں ہیں جبکہ یونیورسٹی آف ریجائنا میں نہیں ہے کیونکہ وہاں صرف تین احمدی طلباء ہیں۔ نیز احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی پریذیڈنٹ نے بتایا کہ وہ یونیورسٹی میں سیمینارز بھی کرتی ہیں اور نمائشیں وغیرہ بھی لگاتی ہیں۔

☆ حضور انور کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ حال ہی میں Behind the Veil کے موضوع پر سیمینار کیا گیا تھا جس میں ہم نے اسلام میں عورتوں کے حقوق پر بات کی تھی اور وہ بہت کامیاب ہوا تھا۔

☆بعد ازاں ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ویسٹرن سوسائٹی میں لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ cousin marriage نہیں کرنی چاہئے کیونکہ اس سے بچوں میں genetically مسائل ہوجاتے ہیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا : یہ جو ریسرچ کرتے ہیں وہ صرف مسلمانوں پر ہی کرتے ہیں۔ کیا ان کے ہاں genetics کے مسائل نہیں ہوتے۔ یہ مسائل تو کئی نسلوں میں چل رہے ہوتے ہیں۔ کہیں بھی آکر کسی کو بھی مسئلہ ہوسکتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اسے جائز کہا ہے تو یہ نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے ظلم کیا ہو۔ ہمارے خاندان میں تو چار نسلوں سے cousin marriages ہورہی ہیں مگر ابھی تک تو اللہ کا فضل ہی ہے۔

☆ **ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اکثر جب زندگی میں مشکلات ہوتی ہیں تو دعا میں درد، جوش اور جنون ہوتا ہے۔ مگر جب آسانی آتی ہے تو خدا کا شکر تو پیدا ہوتا ہے لیکن دعا میں وہ درد جوش اور جنون نہیں رہتا۔ اس کے لئے ہمیں کیا** کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا : خدا کا صحیح شکر بھی نہیں ہوتا۔ اگر صحیح شکر ہو تو یہی درد پیدا ہوجاتا ہے۔ لوگ جب کسی قریبی یا پیارے سے ملتے ہیں تو نہ چاہتے ہوئے بھی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پیار زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی صحیح شکر گزاری ہو تو اس میں جوش پیدا ہو جانا چاہئے۔ حالات ایک جیسے تو نہیں رہتے۔ اس لئے اچھے حالات میں بھی اللہ کو یاد رکھنا چاہئے۔

☆ **ایک طالبہ نے سوال کیا جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ موسم کو تبدیلیوں سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ماحول کی (حفاظت) کی طرف توجہ دیں۔ لیکن جماعتی پروگراموں میں Recycling نہیں ہوتی اور سٹائروفوم Styrofoam کا بہت استعمال ہوتا ہے۔**

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: اگر گورنمنٹ نے تحریک چلائی ہوئی ہے کہ کلائمیٹ فرنڈلی (Climate Friendly) ہونا چاہئے تو گورنمنٹ اُن فیکٹریز کو کیوں نہیں بَین (Ban) کردیتی۔ لیکن سٹائروفوم (Styrofoam) کا استعمال تو ویسے بھی غلط ہے۔ یہ زہریلی ہوتی ہے اس لئے اس کو استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

☆اس پر لجنہ نے عرض کیا کہ ماحول کی حفاظت کے لئے کیا جماعت کو بھی کچھ کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: پہلے آپ اپنی لجنہ کو توجہ دلائیں۔ ان سے برتن دھلوائیں۔ خدام الاحمدیہ یوکے نے اپنے اجتماع کے لئے سارے پلاسٹک کے برتن پاکستان سے ایک احمدی کی فیکٹری سے منگوائے تھے جو وہ استعمال کررہے ہیں۔ یہ پلیٹیں ایک دو مرتبہ دھو کر ایک سال کے لئے استعمال ہو جاتی ہیں اور بعد میں اسے Recycle کردیتے ہیں۔

☆ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آج کل مریخ پر جانے کی ریسرچ ہورہی ہے کہ لوگوں کو مریخ پر جانا چاہئے۔ اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا یہ انسانیت کی خدمت ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: اگر انسان وہاں جاکر زندہ رہ سکتا ہے اور نارمل زندگی گزار سکتا ہے تو بے شک چلا جائے۔ کئی Planet ایسے ہیں جہاں آبادیاں ہیں۔ تو اگر انسان وہاں جاکر رہ سکتا ہے تو رہ لے۔ لیکن ابھی کون سا دنیا ختم ہوگئی ہے۔ ابھی تو رہنے کے لئے کینیڈا کا بھی ایک بہت بڑا حصہ پڑا ہوا ہے اس لئے مریخ پر جاکر رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

☆ایک طالبہ نے عرض کیا کہ کیا آپ سسکاٹون کی مسجد کے افتتاح کے لئے تشریف لائیں گے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: مسجد کے افتتاح کے لئے تو نہیں آسکتا۔ مسجد کا افتتاح ہوجائے گا۔ دو مہینہ بعد دوبارہ آنا تو ممکن نہیں ہے۔ پھر کبھی اللہ نے موقع دیا تو آجائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کینیڈا کی تاریخ میں یورپین لوگوں کی طرف سے Indigenous لوگوں پر بہت ظلم ہوا ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی ثقافت اور مذہبی عقائد کو کھودیا اور یہ لوگ نشہ وغیرہ میں پڑ گئے اور پھر ان کی طرف سے تشدد میں بھی اضافہ ہوگیا۔ سسکاچیوان میں ان لوگوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ہم انہیں خدا اور اسلام کی طرف کس طرح بلا سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: تم ان کو اسلام کی صحیح تعلیم بتاؤ۔ آج صبح ہی مجھے ایک فیملی ملنے آئی تھی۔ ان کی اپنی روایات اور مذہب بھی ہے۔ ان لوگوں کو بتانا چاہئے کہ اسلام کیا کہتا ہے۔ اسلام تو ناانصافی نہیں کرتا۔ اس فیملی کا Head قرآن کریم پڑھ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں قرآن کریم کے بہت قریب آگیا ہوں۔ کہتا ہے کہ عیسائیت نے ہم پر بڑے ظلم کئے ہیں۔ تو اگر آپ اسلام کی صحیح تعلیم بتائیں تو لوگ سمجھیں گے۔

ویسے تو جمہوریت اور انصاف کے بڑے نعرے مارے جاتے ہیں لیکن indigenous کے ساتھ بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ تو ان کے علاقوں میں جاکر اسلام کی تبلیغ کرنی چاہئے۔ افریقہ کے بارہ میں سمجھا جاتا ہے کہ وہاں تو سب افریقن ہیں اس لئے ایک دوسرے کو کچھ نہیں کہتے ہوں گے۔ لیکن وہاں بھی بعض جگہ پر discrimination ہوتی ہے۔ وہاں قبائلی نظام چلتا ہے اور Pygmy جو کہ چھوٹے قد کے لوگ ہوتے ہیں ان کو بڑی نفرت سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ لوگ مذہب کو نہیں مانتے اس لئے وہاں عیسائی بھی نہیں گئے۔ اب ہم نے وہاں جاکر تبلیغ شروع کی ہے اور ان کو پتہ لگنا شروع ہوا ہے اور ان میں سے کئی لوگ، سینکڑوں بلکہ ہزاروں احمدیت قبول کرنا شروع ہوگئے ہیں۔ بلکہ قرآن بھی پڑھ رہے ہیں۔ اسلام بھی سیکھ رہے ہیں۔ تو اگر صحیح طرح اسلامی تعلیم بتائی جائے اور ان کے ساتھ انصاف اور برابری کا سلوک کیا جائے تو وہ مان لیتے ہیں۔

☆اس کے بعد ایک طالبہ نے سوال کیا کہ 1947ء میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ نے اقوام متحدہ میں فلسطین اور اسرائیل کی دو سٹیٹس کا ایک حل بتایا تھا جو رڈ کردیا گیا تھا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس مسئلہ کا کوئی ممکنہ حل ہے؟ مسلمان اس حوالہ سے کیا کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

فرمایا: اس کا کوئی حل نہیں ہوسکتا کیونکہ وہ انصاف نہیں کررہے۔ پہلے ایک حد بناتے ہیں اور اس کے بعد ہر چھ مہینہ یا سال بعد اُن کو ابال چڑھتا ہے اور کچھ نہ کچھ بڑھاتے چلے جارہے ہیں اور فلسطین پر آہستہ آہستہ قبضہ ہوتا جارہا ہے۔ ظلم تو نہیں رُک رہا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اسرائیلیوں کو یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دوبارہ آباد کرے گا لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ اگر تم ظلم سے نہیں باز آؤ گے تو پھر تمہارے ہاتھ سے یہ ملک نکل جائے گا۔ دوسری طرف مسلمانوں کو یہ کہا ہے کہ تم ہتھیاروں سے اور بندوقوں سے نہیں جیت سکتے۔ اپنی اصلاح کرو۔ صحیح مسلمان بنو اور دعاؤں سے اور اپنے عمل سے ثابت کرو کہ تم حقیقی مسلمان ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں یہ ملک واپس کردے گا۔ اس لئے اگر کسی وقت اس مسئلہ کے حل کا کوئی امکان ہے تو صرف ان مسلمانوں کے ذریعہ سے جو صحیح رستے پر چلنے والے ہوں گے۔ اگر احمدی چلتے رہیں گے تو ہوسکتا ہے کسی زمانہ میں احمدیت کے ذریعہ سے یہ ملک دوبارہ واپس مل جائے۔ لیکن اس وقت جو حالات ہیں ان میں تو مسلمان خود ظالم بنے ہوئے ہیں۔ ان حالات میں تو انہیں یہ ملک واپس نہیں ملے گا اور نہ ہی یہ تلوار کے زور سے ملنا ہے۔ پہلے بھی اسرائیل دو دفعہ تباہ ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہی بادشاہوں کے ذریعہ حملے کروا کر اسے تباہ کروایا ہے۔ اور اب جو ہونا ہے وہ ہتھیاروں سے نہیں ہونا وہ دعاؤں سے ہونا ہے۔

طالبات کی حضور انور کے ساتھ یہ نشست سات بج کر چالیس منٹ تک جاری رہی۔